سوال

جو نماز فجر مزدلفہ میں ادا کرلے۔۔۔

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک گروہ غروب آفتاب کے بعد عرفہ سے نکلا لیکن راستہ بھولنے کی وجہ سے مکہ کی طرف روانہ ہوگیا، پھر سپاہیوں نے اسے عرفہ کی طرف روانہ کر دیا، عرفہ پہنچ کر یہ ٹھہر گیا اور اس نے مغرب و عشاء کی نمازیں عرفہ میں رات کے ایک بجے ادا کیں اور پھر یہ اذان فجر کے وقت مزدلفہ میں داخل ہوگیا اور نماز فجر اس نے مزدلفہ میں ادا کی تو کیا اس پر کوئی کفارہ وغیرہ لازم ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس گروہ میں شامل لوگوں پر کوئی کفارہ وغیرہ لازم نہیں کیونکہ انہوں نے نماز فجر مزدلفہ میں ادا کی۔ اذان فجر کے وقت یہ مزدلفہ پہنچ گئے اور نماز فجر نے اندھیرے میں ادا کی ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا:

(من شهد صلاتنا هذه ووقف معنا حتى يدفع وقد بعرفة قبل ذلك ليلا او نهارا' فقد حجه وقضى تفثه) (جامع الترمذي' الحج' باب ماجاء فيمن ادرک الامام بجمع لحج' ح: 891)

"جو شخص ہماری اس نماز میں حاضر ہوجائے اور ہمارے ساتھ وقوف کرے حتیٰ کہ ہم یہاں سے روانہ ہوجائیں اور اس سے پہلے دن یا رات کو وہ عرفہ میں بھی وقوف کرچکا ہو تو اس نے حج کو مکمل کرلیا۔"

لیکن ان لوگوں نے یہ غلطی کی ہے کہ نماز کو نصف رات کے بعد تک موخر کردیا جب کہ نماز عشاء کا وقت آدھی رات تک ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتوی

فتوی کمیٹی